کرسمس کیا ہے؟

تحریر: ڈاکٹر صہیب حسن لندن

کرسمس میں لفظ کرائسٹ عبرانی کے مسیح کا مترادف ہے اور کرسمس سے مراد حضرت عیسیٰ مسیح کا یوم ولادت منانا ہے۔ اس دن کیلئے 25 دسمبر کی تاریخ وضع کی گئی؟ اس کا جواب خود عیسائی محققین اس طرح دیتے ہیں کہ ولادت مسیح کا نہ سال ہی متعین ہوسکتا ہے اور نہ ہی تاریخ۔

سات سال قبل مسیح سے لے کر دو سال قبل مسیح تک کوئی بھی سال ہوسکتا ہے اور جہاں تک تاریخ کا تعلق ہے تو اس کیلئے نومبر 16، دسمبر 25، جنوری 6 یا 7، مارچ 25، اپریل 18 یا 19 یا مئی 20 کی تاریخیں پیش کی جاتی رہی ہیں۔ مشرقی کلیسا جس میں ایتھوپیا، روس، یوکرین، صربیا، مقدونیہ اور مالدوا شامل ہیں، 7 جنوری کو ترجیح دیتے ہیں، اور وہ اس لئے کہ جولین کیلنڈر اور گریگورین کیلنڈر میں 13 دن کا فرق پایا جاتا ہے، اس لئے اصل تاریخ 25 دسمبر نہیں بلکہ 13 دن بعد 7 جنوری کو ہے۔ یونانی اور مغربی کلیسا نے 25 دسمبر کی تاریخ کو اپنا لیا اور اس تاریخ ہی کو قبول عام حاصل ہوا۔ لیکن کیا واقعی عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی پیدائش 25 دسمبر کو ہوئی تھی؟ ایک جرمن مؤرخ کے مطابق رومن دیومالا میں 25 دسمبر سورج دیوتا کی ولادت کا دن منایا جاتا تھا اور جب بعہد قسطنطین (325ء) عیسائیت کو سرکاری مذہب کی حیثیت حاصل ہوگئی تو عیسائیت نے باقی کئی رومن روایات کی طرح اس تاریخ کو بھی بحیثیت ولادت مسیح (یا ولادت آفتاب ہدایت) کے طور پر قبول کرلیا۔

سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ نے ولادت مسیح کا تذکرہ کیا ہے اور مندرجہ ذیل آیات سے کم از کم اس موسم کا تعین کیا جاسکتا ہے جب عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی ولادت ہوئی تھی۔ حضرت مریم علیہا الصلوۃ والسلام کے پاس فرشتے کا آنا، آپ کے گریبان میں پھونکنا، حضرت مریم کا حاملہ ہونا اور پھر بغیر شوہر کے اس حمل کی وجہ سے بدنامی کا خوف، یہ سب باتیں ان آیات میں ذکر کی گئیں اور پھر کہا گیا: ﴿فأجاء ها الْمخاض الیٰ جِذْعِ النَّخلة قالتْ یا لیتنی مِتُّ قبل هٰذا و کُنْتُ نَسْیاً مَّنْسِیًّا﴾ ''اور وہ دردِ زہ سے مجبور ہوکر کھجور کے درخت کے تنے تک پہنچیں اور کہا کہ اے کاش! میں اس وقت سے پہلے ہی مرچکی ہوتی اور بالکل بھلادی جاتی۔'' (فنادٰاها منْ تحْتِها اَلَّا تحْزَنی قد جعل ربُّکِ تحتکِ سرِیًّا) ''اور پھر پیچھے سے آواز دی کہ غم نہ کر تیرے رب

نے تیرے پاؤں تلے ایک چشمہ جاری کردیا ہے۔''
(وَ هُزِّی اِلَیکِ بِجِذْعِ النَّخلَةِ تُسَاقِطْ علیکِ رُطَباً جَنِیًّا) ''اوراس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا، یہ تیرے سامنے تروتازہ کھجوریں گرادیگا۔'' (فَکُلِی وَ اشْرَبِی وَ قَرِّی عیناً) ''اب چین سے کھا پی اور آنکھیں ٹھنڈی رکھ۔'' یہاں یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ ولادت مسیح کے وقت کھجوروں کے پکنے کا موسم تھا اور وہ اس لئے کہ آپ سے کہا گیا ''کھجور کا تنا ہلاؤ تو پکی ہوئی کھجوریں (رطب) تمہارے اوپر گرنا شروع ہو جائیں گی۔'' یہاں پر برسبیل نکتہ ذکر کیا جاتا ہے کہ مریم علیہا الصلوۃ والسلام تن تنہا تھیں، جبکہ بائبل کے مطابق ولادت کا واقعہ ایک باغ میں پیش آیا جہاں مریم علیہا الصلوۃ والسلام کے شوہر یوسف النجار (بڑھئی) ان کی مدد کیلئے موجود تھے، یہ باغ بیت لحم کے مضافات میں تھا۔ اکیلی عورت کو ولادت کے وقت مدد کی ضرورت تھی اور غذا کی بھی، اس لئے کہا گیا کہ کھجور کے درخت کے تنے کو زور زور سے ہلاؤ اوراس طرح ولادت میں آسانی ہوگی پھر بطور غذا کھجور کھاؤ اور بہتے چشمے کا پانی پیو، اب آیئے دوسری بات کی طرف کہ آیا یوم ولادت مسیح کا منایا جانا عیسائیوں کا عقیدہ رہا ہے؟ 303ء میں اسکندریہ کا پادری آرنو بیونس اس عقیدے کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتا ہے کہ ''فرعون اور هیرڈ جیسے گنہگار اپنی پیدائش کا دن مناتے ہیں۔'' 354ء میں پہلی مرتبہ 25 دسمبر کو عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا سب سے پہلے یوم ولادت منایا گیا۔ گویا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی ولادت کے ساڑھے تین سو سال بعد اس بدعت کو رواج عام حاصل ہوا لیکن عیسائیوں کے پیورٹن فرقے نے ہمیشہ اس بدعت کی مخالفت کی۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ ایک کیتھولک تھورا ہے جس کی بائیبل سے کوئی سند ثابت نہیں ہوتی۔

1647ء جب انگلینڈ میں پیورٹن کے ہاتھ حکومت آئی تو انہوں نے کرسمس ڈے منانے کی روایت کو ختم کردیا، لیکن 13 سال بعد ان کی حکومت کے خاتمے اور چارلس دوئم کے دوبارہ بحال ہونے پر یہ روایت دوبارہ زندہ ہو پائی۔ ایسے ہی بوسٹن (امریکہ) میں پیورٹن کے بائیس سالہ دور (1647ء سے 1681ء) تک کرسمس منانا معطل رہا۔ گویا جس طرح مسلمانوں میں نبی ﷺ کے یوم ولادت کو منانا تین صدیوں کے بعد کی ایک بدعت ہے اس طرح عیسائیوں میں بھی اسے بدعت کہا جائے گا، اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یہودیوں اور عیسائیوں کی بدعات کو اھواء (خواہشات) کا نام دیا ہے۔ (قل یا أهل الکتاب لا تغلُوا فی دینِکمْ غیر الْحق وَ لا تتّبِعوا أهواءَ قومٍ قَدْ ضلُّوا منْ قبلُ وَ اَضَلُّوْ کثیراً و ضلو عنْ سواءِ السّبیلِ) [المائدة:۷۷] ''کہہ دیجئے اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو اور زیادتی نہ کرو اور ان لوگوں کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جو

پہلے سے بہک جاتے ہیں اور بہتوں کو بہکا بھی چکے ہیں اور سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں۔'' کرسمس کے ساتھ کئی دوسری چیزیں بھی وابستہ ہیں، آیئے! ان پر بھی ایک سرسری نظر ڈال لیں۔

1۔کرسمس ٹری (TREE)

ایک سدا بہار درخت کو سجایا جاتا ہے اور رات کے اندھیرے میں روشنیوں سے نہلایا جاتا ہے۔ اس کی ابتدا کب ہوئی؟ کہا جاتا ہے کہ مارٹن لوتھر نے سولہویں صدی میں اس بدعت کا آغاز کیا دوسرا قول یہ ہے کہ جرمنی میں اٹھارہویں صدی اس کا نقطہ آغاز ہے۔ انگریزی لٹریچر میں اس کا قدیم ترین حوالہ 1853ء کا ہے جبکہ امریکہ میں 1870ء سے پہلے اس کا وجود نہیں ملتا۔

2۔کرسمس کارل:

قدیم ترین حوالہ 1426ء میں پادری جون آڈلی کا بتایا جاتا ہے لیکن 1843ء میں چارلس ڈکنز نے اپنے ناول (A Christmas Carol) سے اسے دوام بخشا اور پھر کرسمس کے یہ گیت اس تہوار کا جز قرار پائے۔

3۔سانتا کلاز (Santa Clause)

اس بدعت کو 'سینٹ نکلس' کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جو موجودہ ترکی کے قصبہ (Myra) کا پادری تھا لیکن ہالینڈ میں اسے خوب پذیرائی حاصل ہوئی۔ انگلینڈ میں اس نے فادر کرسمس کے نام سے شہرت حاصل کی، اور پھر اپنے سرخ لبادے اور برف کی طرح چمکتی داڑھی سے اس کی شخصیت کو نیا رنگ وروپ حاصل ہوا۔

کرسمس کارڈ اور تحفوں کا تبادلہ

1843ء میں سب سے پہلے سرہنری کول نے کرسمس کے موقع پر مبارکباد کے کارڈ جاری کرنا شروع کئے اور کرسمس کو ایک پیار بھری تقریب کا رنگ دینے کیلئے تحائف کا تبادلہ عوام میں مقبولیت حاصل کرتا گیا جس کا سب سے بڑا فائدہ تاجروں اور صنعتکاروں کو ہوا۔ نت نئے تحفوں کو بازار میں لایا جاتا ہے اور صارفین کی جیبوں پر اندھا دھند ہاتھ صاف کیا جاتا ہے۔ 2010ء کے شماریات کے مطابق برطانیہ میں دوران کرسمس آٹھ بلین پونڈ کی خریداری کی جاتی ہے جس میں تحائف کے علاوہ کرسمس ٹرکی یا مرغے (Turkey) کی فروخت بھی شامل ہے۔ ہمیں بطور مسلمان یہ دیکھنا ہے کہ ہم کہاں تک اپنی عید کے موقع پر اس عیسائی تہوار کی بدعات کو قبول کرتے چلے آرہے ہیں کیا ہم سورۃ المائدہ کی متذکرہ بالا آیت کا واقعی مصداق تو نہیں بنتے چلے آرہے؟